روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 12 | بدھ 5 رمضان۔ 1417ھ 15 صلح 1376ہش 15 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچالیتا ہے

توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچالیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پاکیزگی سے یہ مراد ہے کہ انسان کو جو اس کے جذبات نفسانیہ خدا تعالیٰ سے روگرداں کر کے اپنی خواہشات میں محو کرنا چاہتے ہیں ان کا مغلوب نہ ہو۔ اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق اس کی رفتار ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی قول فعل خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے بغیر سرزد ہی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ قدوس اور پاک ہے وہ اپنی صفات کے مطابق ہی انسان کو بھی چلانا چاہتا ہے۔ وہ رحیم ہے انسان سے بھی رحم چاہتا ہے۔ وہ کریم ہے انسان سے بھی کرم چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ظاہر ہیں جسمانی طور سے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا مدت ہائے دراز سے چلی آتی ہے۔ ان کو اناج، پانی، لباس، روشنی وغیرہ تمام حوائج ضروریہ اور لوازم انسانیہ ہمیشہ سے بہم پہنچاتا چلا آیا ہے اور ہمیشہ ہی اس کے رحم اور کرم کی صفات اور اسماء حسنہ کے تقاضے ساتھ ساتھ مخلوق کی دستگیری کرتے چلے آئے ہیں۔ پس غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی صفات کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 679)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید تحریک جدید ضلع ٹوبہ کو شادی کے 12 سال بعد 21۔ نومبر 1996ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچی کا نام فوزیہ منیر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب اٹھوال پلاتور ضلع ٹوبہ کی پوتی مکرم چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ آف "چوہدری والا" کی نواسی ہے اور مکرم محمد امجد جمیل صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد کی بھانجی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو باعمر اور خادمہ دین بنائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم جمشید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم خلیل احمد ناصر صاحب ابن مکرم منشی نور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ مریدکے کا نکاح عزیزہ ثمینہ چاند صاحبہ بنت مکرم عبدالحفیظ صاحب گھمن حاجی پورہ سیالکوٹ کے ساتھ 20 ہزار روپے حق مہر پر 2 جنوری 1997ء کو بیت الاحمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ میں مکرم مربی صاحب ضلع سیالکوٹ نے پڑھایا۔ اسی روز شام 6 بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ 3۔ جنوری 1997ء کو "دارالبرکات" مریدکے میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ مکرم چوہدری صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرماوے۔

ان افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جونہی کوئی شخص خاتم الانبیاء سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا تعلق توڑتا ہے وہ احمدی نہیں رہتا۔ اور چونکہ مندرجہ ذیل افراد نے اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دے کر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان افراد کا جماعت احمدیہ مبائعین سے کسی نوع کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

1۔ نصیر احمد ولد محمد حسن گوٹھ دھنی بخش تعلقہ ڈگری ضلع میرپور سندھ
2۔ عطاء محمد ولد محمد اسماعیل مکان نمبر 11 گلی نمبر B-19 جناح روڈ۔ منظور کالونی کراچی
3۔ اہلیہ عطا محمد مکان نمبر 11 گلی نمبر B-19 جناح روڈ۔ منظور کالونی کراچی
4۔ سید محمد حسین ولد سید اقبال حسین شاہ مکان نمبر C-11 24 سٹریٹ توحید کمرشل ایریا D.H.A.V ساؤتھ کراچی
5۔ سید اسد عباس ولد سید اقبال شاہ مکان نمبر C-3 28 کمرشل سٹریٹ فیز نمبر 5 ڈیفنس کراچی
6۔ محمد فاروق ولد ملک محمد اسماعیل مکان نمبر B-47 100 فیٹ سٹریٹ اعظم بستی کراچی ساؤتھ
7۔ حاجی سکندر اعظم ولد چوہدری امام الدین مکان نمبر 55 بلاک ای شاہنواز بھٹو کالونی۔ کراچی
8۔ بشیر احمد ولد محمد حسن گوٹھ دھنی بخش میرانی تحصیل ڈگری ضلع میرپور خاص
9۔ فہیم الدین خان ولد رفیع الدین خان 7/1 ڈی 1 ناظم آباد کراچی
10۔ ذہین احمد بیگ ولد امین احمد بیگ مکان نمبر 1/23 5-اے ناظم آباد کراچی
11۔ قمر الزمان ولد لال دین ملک۔ پلاٹ نمبر C/2 فلیٹ نمبر 7 باتھ آئی لینڈ کراچی
12۔ عطاء محمد ولد ملک محمد اسماعیل مکان نمبر 11/19 سیکٹر ای منظور کالونی کراچی
13۔ بشیر احمد ولد محمد حسن گوٹھ دھنی بخش میرانی تحصیل ڈگری ضلع میرپور سندھ
14۔ سید محمد حسین ولد سید اقبال حسین 11- سی- 24 سٹریٹ توحید کمرشل ایریا ڈی- ایچ- اے- وی کراچی
15۔ سید اسد عباس ولد سید اقبال حسین 3- سی 28 کمرشل سٹریٹ فیز 5- ڈیفنس کراچی

ناظر امور عامہ

آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- صلح 1376 ھش 15 - جنوری 1997ء

گذرا ہوا سال اور موجودہ سال

نئے سال کے آغاز پر ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

"دنیا میں کام کرنے والی ہر ایک قوم آئندہ کے لئے اپنا پروگرام بناتی اور اس کے ماتحت کام کرتی ہے۔ جب سال گزرتا ہے تو وہ دیکھتی ہے کہ اس سال کے لئے اس نے جو پروگرام بنایا تھا اس پر کہاں تک اس نے عمل کیا۔ اگر عمل کرنے میں کوتاہیاں ہوئی ہیں تو کیوں ہوئی ہیں۔ آیا اپنے قصوروں سے یا اتفاقی حادثات سے۔ اور اگر اپنے قصوروں سے تو ان کا نتیجہ نکلا ہے اور قدرتی کیا۔ پھر جو غلطیاں معلوم ہوں ان کا تدارک کرتی ہے۔ یہی طریق ہر سال برابر چلتا جاتا ہے۔ ہمارا بھی پچھلا سال گزر گیا ہے۔ جو بڑی عمر والے تھے ان کا بھی گزر گیا ہے اور جو چھوٹی عمر والے تھے ان کا بھی عورتوں کا بھی وہ سال گزر گیا ہے اور بچوں کا بھی۔ سب کا کسی نہ کسی رنگ میں گزر گیا ہے۔ تمہارا وہ سال جس طرح گزرا اس پر غور کر کے دیکھ لو کہ جس طرح گزرا ہے اگر اس طرح نہ گزرتا بلکہ اس طرح گزرتا تو بھی گزر ہی جاتا۔ لیکن جب تک نفسانی خواہشیں امنگیں اور امیدیں سامنے تھیں اس وقت صرف وہی تمہیں اپنی زندگی کا مقصد نظر آتی تھیں۔ لیکن جب وہ گزر گئیں تو معمولی ہو گئیں۔ تم سوچو اگر اس گزرے ہوئے سال میں اس طرح نہ ہوتا جس طرح تم چاہتے تھے بلکہ اس طرح نہ ہوتا جس طرح تم چاہتے تھے بلکہ اس طرح ہوتا جس طرح دین حق چاہتا تھا۔ جس طرح بنی نوع انسان کے فوائد چاہتے تھے، جس طرح سلسلہ اور جماعت کے اغراض و مقاصد چاہتے تھے، جس طرح اعلیٰ اخلاق چاہتے تھے، جس طرح عزیزوں اور رشتہ داروں کے تعلقات چاہتے تھے، تو کیا تمہاری زندگی میں کوئی فرق آجاتا۔ ہرگز نہیں۔ اب جبکہ وہ وقت گزار گیا جس میں تم ذاتی اور نفسانی فوائد اور اغراض کو اپنی زندگی کا اہم مقصد سمجھتے تھے اور جن کی سبت خیال رکھتے تھے کہ ان کے بغیر زندگی تلخ ہو جائے گی۔ وہ تم کو معمولی معلوم ہوں گے اگر اس طرح تم اپنے گزشتہ سال پر غور کرو گے اور سوچو گے تو آئندہ کے لئے تمہیں بہت مدد مل جائے گی اور تم اپنی زندگی کو بہت زیادہ کار آمد بنا سکو گے۔ بہت لوگ ہیں جو معمولی معمولی شخصی فوائد پر جھگڑے پیدا کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اگر یوں نہ ہوا جس طرح ہم چاہتے ہیں تو اندھیر ہو جائے گا وہ اس وقت اپنے اور اپنے دوستوں کی زندگی کا مدار اس پر سمجھتے ہیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو بھی میں یقین دلاتا ہوں کہ زندہ رہ سکیں گے بلکہ زیادہ عمدگی سے زندگی بسر کر سکیں گے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس وقت یہ نہیں سمجھا جاتا اور پیچھے یہ معلوم ہوتا ہے۔

"پس تم لوگ ایک تو پچھلے سال پر غور کرو کہ اس میں تم نے شخصی اور ذاتی فوائد کے لئے جو دین حق کے فوائد کو قربان کیا اگر نہ کرتے تو آج دنیا میں اس سے بہتر زندگی بسر کرتے یا نہ۔ جیسی کر رہے ہو۔ اگر اس بات پر غور کرو گے تو اگلے سال کے لئے تمہیں طاقت اور مدد مل جائے گی اور تم ذاتی اور نفسانی فوائد کو دین حق کے فوائد پر باسانی قربان کر سکو گے۔ بے شک ایک آدھ دفعہ اس بات پر غور کرنے سے فائدہ نہ ہوگا۔ مگر بار غور کرنے سے ضرور فائدہ ہوگا۔"

اس ارشاد میں ایک تو ہمیں یہ بات خاص طور پر بتائی گئی ہے کہ دینی فوائد کو چھوڑ کر ذاتی فوائد جو حاصل کرنا تھوڑی سی دیر کے بعد ایک نہایت معمولی بات ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہم اس پر غور کریں تو یقیناً ہمیں افسوس ہوگا کہ ہم نے ایک بڑی بات چھوڑ کر چھوٹی بات کا پیچھا کیا اور وہ چھوٹی بات اب ہمارے کسی کام نہیں آرہی۔ اب مقابلتاً ہمیں وہ بہت چھوٹی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور دل میں حسرت پیدا ہوتی ہے کہ اگر اس چھوٹی بات کو چھوڑ دیتے اور بڑی بات کو لے لیتے یعنی دین حق کی بات کو' اور اس پر عمل کرتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

دوسری بات جو ہمیں اس ارشاد میں زیادہ اہم نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنی نفسانی خواہشیں امنگیں اور امیدیں سامنے رکھے اور دین حق کے فوائد کو چھوڑ دے تو اس کی زندگی بامقصد زندگی نہیں ہوتی۔ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے دوڑتا ہوا۔ اپنی زندگی کا اصل مقصد اپنی نظروں سے اوجھل کر دیتا ہے۔ ہمیں اعلیٰ اخلاق کے لئے دینی اغراض کو سامنے رکھنا چاہئے عزیزوں اور رشتہ داروں کے تعلقات کو اہمیت دینی چاہئے اگرچہ اس وقت ہم اس بات کو زیادہ اہم نہ بھی سمجھتے ہوں تو بعد میں یقیناً ہمیں اس بات کا احساس ہوگا کہ ہم نے عزیزوں اور رشتہ داروں کے تعلقات کو بہتر بنا کر پہلے سے زیادہ مستحکم کر کے' اپنی زندگی کو مزید بہتر بنا لیا ہے۔

پس ہمیں اس بات کو مدنظر رکھنے کے لئے کہ دینی فوائد حاصل کئے جائیں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں سے تعلقات مستحکم کئے جائیں۔ گزشتہ سال کے متعلق غور کرنا چاہئے کہ اس گزرے ہوئے سال میں ہم کیا کر سکے اور کیا نہیں کر سکے۔ جو ہمیں کرنا چاہئے تھا اور ہم نہیں کر سکے اس کے لئے ہم مصمم ارادہ کر لیں کہ اس سال ضرور کریں گے۔ اسی طرح ہم اپنی زندگی کو زیادہ بہتر بنا سکتے ہیں اور گزرے ہوئے سال سے موجودہ سال کو اپنے لئے مفید سے مفید تر بنانے کی سعی کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم گزشتہ سال کو زیر نظر رکھتے ہوئے اس نئے سال میں اپنی کوتاہیوں کو دور کریں اور صحیح راستے پر قدم مارتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں اور اپنی زندگی کے اصل مقصد کے حصول میں ہمارے دن اور رات صرف ہوں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ شبہ کرنا کہ یہ استعانت بعض اوقات کیوں بے فائدہ اور غیر مفید ہوتی ہے اور کیوں خدا کی رحمانیت اور رحیمیت ہر ایک وقت استعانت میں تجلی نہیں فرماتی؟ پس یہ شبہ صرف ایک صداقت کی غلط فہمی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو کہ جو خلوص کے ساتھ کی جائیں ضرور سنتا ہے اور جس طرح مناسب ہو مدد چاہنے والوں کے لئے مدد بھی کرتا ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کی استمداد اور دعا میں خلوص نہیں ہوتا نہ انسان دلی عاجزی کے ساتھ امداد الٰہی چاہتا ہے اور نہ اس کی روحانی حالت درست ہوتی ہے بلکہ اس کے ہونٹوں میں دعا۔ اور اس کے دل میں غفلت یا ریاء ہوتی ہے یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا اس کی دعا کو سن تو لیتا ہے اور اس کے لئے جو کچھ اپنی حکمت کاملہ کے رو سے مناسب اور اصلح دیکھتا ہے عطا بھی فرماتا ہے لیکن نادان انسان خدا کی ان الطاف خفیہ کو شناخت نہیں کرتا اور بباعث اپنے جہل بے خبری کے شکوہ اور شکایت شروع کر دیتا ہے اور اس مضمون کو نہیں سمجھتا یعنی یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

خدا تعالیٰ نے جیسے انسان کی فطرت میں مبادی امور کے کسی قدر سمجھنے کے لئے ایک عقلی قوت رکھی ہے اسی طرح انسان میں کشف اور الہام کے پانے کی بھی ایک قوت مخفی ہے۔ جب عقل انسانی اپنی حد مقررہ تک چل کر آگے قدم رکھنے سے رہ جاتی ہے تو اس جگہ خدا تعالیٰ اپنے صادق اور وفادار بندوں کے کمال عرفان اور یقین تک پہنچانے کی غرض سے الہام اور کشف سے دستگیری فرماتا ہے۔ اور جو منزلیں بذریعہ عقل طے کرنے سے رہ گئی تھیں اب وہ بذریعہ کشف اور الہام طے ہو جاتی ہیں۔ اور سالکین مرتبہ عین الیقین بلکہ حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی سنت اللہ اور عادت اللہ ہے جس کی رہنمائی کے لئے تمام پاک نبی دنیا میں آئے ہیں اور جس پر چلنے کے بغیر کوئی شخص سچی اور کامل معرفت تک نہیں پہنچا۔ مگر کم بخت خشک فلسفی کو کچھ ایسی جلدی ہوتی ہے کہ وہ یہی چاہتا ہے کہ جو کچھ کھلنا ہے وہ عقلی مرتبہ پر ہی کھل جائے۔ اور نہیں جانتا کہ عقل انسانی اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتی اور نہ طاقت سے آگے قدم رکھ سکتی ہے۔ اور نہ اس بات کی طرف فکر دوڑاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس کے کمالات مطلوبہ تک پہنچانے کے لئے صرف جوہر عقل ہی عطا نہیں کیا بلکہ کشف اور الہام پانے کی قوت بھی اس کی فطرت میں رکھی ہے۔ سو جو کچھ خدائے تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے وسائل خداشناسی انسان کی سرشت کو عطا کئے ہیں ان وسائل میں سے ایک ابتدائی اور ادنیٰ درجہ کے وسیلہ کو استعمال میں لانا اور باقی وسائل خداشناسی سے بکلی بے خبر رہنا بڑی بھاری بدنصیبی ہے۔ اور ان قوتوں کو ہمیشہ بے کار رکھ کر ضائع کر دینا اور ان سے فائدہ نہ اٹھانا پرلے درجے کی بے سمجھی ہے تو ایسا شخص سچا فلسفی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ جو کشف اور الہام پانے کی قوت کو معطل اور بے کار چھوڑتا ہے بلکہ اس سے انکار کرتا ہے حالانکہ ہزاروں مقدسوں کی شہادت سے کشف اور الہام کا پایا جانا بپایہ ثبوت پہنچ چکا ہے۔ اور تمام سچے عارف اس طریق سے معرفت کاملہ تک پہنچے ہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

3- فروری 1939ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-

میں قادیان کے خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سال میں چھ دن ایسے مقرر کریں جن میں یہاں کی تمام جماعت کو کام کرنے کی دعوت دی جائے۔ بلکہ مناسب یہی ہو گا کہ وہ ابتدا میں چھ دن ہی رکھیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں دو مہینے میں ایک دن کام کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ مثلاً آخری جمعرات ہو تو اس دن عام اعلان کر دیا جائے کہ آٹھ دس سال کے بچوں سے لے کر ان بوڑھوں تک جو چل پھر سکتے اور کام کاج کر سکتے ہیں فلاں جگہ جمع ہو جائیں۔ ان سے فلاں کام لیا جائے گا۔ پھر پہلے سے پروگرام بنایا ہوا ہو کہ فلاں سڑک پر کام کرنا ہے۔ فلاں جگہ سے مٹی لینی ہے اتنی بھرتی ڈالنی ہے اس اس ہدایت کو مد نظر رکھنا ہے اور جماعت کے انجینئر اس تمام کام کے نگران ہوں اور ان کا منظور کردہ نقشہ لوگوں کے سامنے ہو اور اس کے مطابق سب کو کام کرنے کی ہدایت دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پہلے سے ایک سکیم مرتب کر لی جائے تو آسانی سے بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ غرض سکیم اور نقشے پہلے تیار کر لیں۔ اور اس دن جس طرح فوج پریڈ کرتی ہے اسی طرح ہر شخص حکم ملنے پر اپنے اپنے حلقہ کے ماتحت پریڈ پر آجائے۔ دیکھو قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صاحب ایمان اور کافر اپنے اپنے لیڈروں کے پیچھے آئیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس دن ہر نبی اپنا اپنا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہو گا۔ اور ہر نبی کے ساتھ اس کی امت ہو گی۔ یہ نہیں ہو گا کہ قیامت کے دن شور پڑا ہوا ہو کوئی کدھر جا رہا ہو کوئی کدھر۔ بلکہ ہر شخص اپنے اپنے لیڈر کے جھنڈے کے نیچے ہو گا۔ اس میں درحقیقت اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ جب بہت بڑے اجتماع ہوں اس وقت حلقوں اور دائروں کا مقرر کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً ہر محلہ والے اپنے اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ یا کسی اور افسر کی ہدایات کے ماتحت کام کریں۔ یا لوگوں کے حلقوں کی کوئی اور تقسیم ہو سکتی ہو۔ تو وہ کر لی جائے۔ بہرحال ہر شخص کسی نہ کسی حلقے میں ہو اور کام شروع کرنے سے دو دن پہلے ہر شخص کو بتا دیا جائے کہ تم نے فلاں حلقہ میں فلاں کام کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق پر اگر کام کیا جائے تو ایک تو لوگوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہو جائے گی دوسرے اس مشترکہ جدوجہد کے نتیجہ میں کوئی مفید کام بھی ہو جائے گا۔ اب دارالرحمت دارالفضل دوسرے محلوں کو دیکھ لو ان کی گلیاں کس قدر گندی ہیں پھر ان محلوں میں کئی گڑھے ہیں۔ اونچی نیچی جگہیں ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو ان گڑھوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نہ صرف ملیریا اور ٹائی فائیڈ پھیلتا ہے بلکہ بعض دفعہ انسانی جانیں بھی تلف ہو جاتی ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک خطرناک حادثہ یہاں ہوا۔ اور وہ یہ کہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی آخری بیوی کا اکلوتا لڑکا ایسے ہی ایک پانی سے بھرے ہوئے گڑھے میں گر کر ڈوب گیا یہ ہماری غفلتوں ہی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم غفلت نہ کرتے اور گڑھوں کو اب تک پر کر دیتے تو یہ واقعہ کیوں ہوتا۔ کہا جاتا ہے کہ جس زمین میں یہ واقعہ ہوا ہے اس میں ہندوؤں کا بھی دخل ہے۔ لیکن اگر اس کے گرد دیوار ہی بنا دی جاتی تب بھی یہ واقعہ نہ ہوتا۔ اور اس ایک واقعہ کے بعد اب یہ کب اطمینان ہو گیا ہے کہ آئندہ ایسا واقعہ کوئی نہیں ہو گا۔ مگر اس دن تو جس نے یہ واقعہ سنا۔ افسوس کر دیا لیکن دوسرے ہی دن اثر جاتا رہا۔ اور یہ خیال بھی نہ رہا کہ ہمیں اس قسم کے گڑھوں کو پر کرنے کا فکر کرنا چاہئے تاکہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ اسی طرح پانی کی گندگی کی وجہ سے ہر سال ملیریا آتا ہے اور دس دس پندرہ پندرہ دن ایک شخص بیمار رہتا ہے۔ ملیریا کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ گڑھوں میں پانی جمع رہتا ہے اور اس کی سڑاند کی وجہ سے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انسانوں کو کاٹتے اور ملیریا میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس بخار کی وجہ سے لوگ پندرہ پندرہ دن تک بیمار رہتے ہیں۔ اور اگر دس دن بھی ایک شخص کے بیمار رہنے کی اوسط فرض کر لی جائے۔ اور ایک گھر کے پانچ افراد ہوں تو سال میں ان کے پچاس دن محض ملیریا کی وجہ سے ضائع چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ چھ دن بھی کوشش کرتے تو ملیریا کو جڑ سے نابود کر دیتے۔ مگر لوگ دوائیوں پر پیسے الگ خرچ کرتے ہیں۔ تکلیف الگ اٹھاتے ہیں طاقتیں الگ ضائع کرتے ہیں۔ عمریں الگ کم ہوتی ہیں۔ موتیں الگ ہوتی ہیں اور پھر سال میں پچاس دن بھی ان کے ضائع چلے جاتے ہیں مگر تھوڑا سا وقت صرف کر کے قبل از وقت ان باتوں کا علاج نہیں کرتے۔ وہ کام میں جو بتاتا ہوں اگر دوست کرنے لگ جائیں تو ان کی صحتیں بھی درست رہیں گی ان کے پیسے بھی بچیں گی ان کے محلوں کی شکل و صورت بھی اچھی ہو جائے گی۔ ان کا نیک اثر بھی لوگ قبول کریں گے اور ان کے پچاس دن بھی بچ جائیں گے گویا خدا بھی راضی ہو جائے گا لوگ بھی تعریف کریں گے اور خود بھی فائدہ اٹھائیں گے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ اس بات کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ وہ عدم صفائی کی وجہ سے جانی قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں اور اپنے روپیہ کو بھی برباد کرتے ہیں۔ مگر اس آسان، سادہ اور صحت بخش طریق کو اختیار کرنے کے لئے شوق سے تیار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ملیریا ایسا خطرناک اثر انسانی طبیعت پر چھوڑ جاتا ہے کہ وہ بچے جو ملیریا زدہ ہوتے ہیں جب بڑے ہوتے ہیں تو ان کے دل بالکل مردہ ہوتے ہیں۔ ان کی امنگیں کوتاہ ہوتی

باقی صفحہ 5 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

پہلے اس بات کا ذکر تھا کہ تمہارے معبود کلام الٰہی نہیں بنا سکتے۔ یہاں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ تم خود بھی کلام نہیں بنا سکتے۔ اب اسی سلسلے میں ایک عام بات بیان فرمائی کہ کامل کلام تو وہ بنا سکتا ہے جس کے قبضہ میں پیدائش اور موت کا اختیار ہو۔ پھر اپنی عقل پر بھی اسے قبضہ حاصل ہو۔ پس انسان کلام تیار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نہ اس کے قبضہ میں پیدائش ہے کہ وہ اپنی تعلیم کے مطابق خاصیتیں دوسرے انسانوں میں رکھ دے نہ اس کے قبضے میں موت ہے کہ وہ بعد از موت زندگی کے سامان پیدا کر سکے۔ نہ اس کے قبضے میں عقل ہے کہ وہ ایسے وجود بنی نوع انسان کی تعلیم کے لئے مقرر کر سکے جن کی عقل ہمیشہ سلامت رہے۔ کئی حکومتیں بہترین دماغ کے انسان چن کر پروفیسر مقرر کرتی ہیں۔ لیکن وہ بوڑھے ہو کر الٹی سیدھی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اب یہ فرق کون کرے کہ کس وقت سے ان کے دماغ میں فتور شروع ہوا ہے۔ کہ اس وقت کی باتوں کو ردی قرار دے۔ پس کئی شاگرد ایسے ضعیف دماغ کی باتوں کو صحیح سمجھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں پس کلام ہدایت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آسکتا ہے کیونکہ وہی انسان کا پیدا کرنے والا ہے اور اس کی ضرورتوں کو سمجھتا ہے۔ وہی وفات دینے والا ہے اور بعد الموت اس کی رہنمائی کا فرض ادا کر سکتا ہے اسی کے قبضہ میں انسانی عقل ہے پس وہ جن لوگوں کو اس کام پر مقرر کرتا ہے ان کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیرالدین احمد سامی-لندن

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب

مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بارے میں ان کی عارضی زندگی میں ہی ان کی خدمات کے اعتراف میں اتنا کچھ لکھا جاچکا ہے- کہ اب ان کی ابدی زندگی شروع ہونے کے بعد ان کے ہم عصر اور ان کے ہمکار اور کیا لکھیں گے؟ لیکن پھر بھی بہت کچھ لکھیں گے کیونکہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب عظمت کے وہ مینار تھے- جنہوں نے کلام الٰہی کی روشنی میں علم و تحقیق کی ایسی شمعیں روشن کیں- جن سے تیسری دنیا کے ہونہار سائنسدانوں میں اس کائنات کے رازوں پر غور و فکر کی صلاحیت پیدا ہوئی- ایسے میں وہ اپنے محسن کو بھلا کیسے فراموش کرسکتے ہیں-

دراصل ڈاکٹر صاحب تو ان وجودوں میں سے تھے- جو کلام الٰہی کی رو سے کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (رہتے) ہیں- اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں- (اور کہتے ہیں) کہ اے رب تونے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا- تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے- پس تو ہمیں آگ کے غذاب سے بچا (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بنانے سے بچالے)

پس ایسی شخصیت کے تعارف کے بارے میں مجھ جیسے ناچیز کی کیا مجال کہ کچھ اضافہ کرسکے- مجھے تو بس اتنا یاد پڑتا ہے- کہ جب ہم سکول میں تھے تو ہماری استاذی المکرم مولوی تاج الدین صاحب علمی میدان میں محنت کی ترغیب دینے کے لئے ہمیں ایک ہونہار لڑکے کی نمایاں کامیابیوں کی کہانی سنایا کرتے تھے- اور یہ تھے- ڈاکٹر عبد السلام جن کے بارے میں سنتے تو تھے- مگر دیکھا نہ تھا- محض حوالے کے طور پر وہ ہمارے گرد وپیش رہا کرتے تھے-

1958ء کی بات ہوگی وہ اپنی مہمات کے سلسلہ میں انگلستان سے کراچی تشریف لائے- اس وقت کے قائد خدام مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب اور ان کے رفیق خاص مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب کے کانوں میں ان کی آمد کی بھنک پڑگئی بس کسی نہ کسی وسیلہ سے ان تک رسائی کرلی- یہ کمال افتخار کا ہی تھا- مکرم ڈاکٹر صاحب کے علم میں جب یہ لایا گیا کہ کراچی کے خدام ان سے ملنا چاہتے ہیں- اور کچھ سننا چاہتے ہیں- تو نوجوانوں کی اس درخواست کو اپنی بے حد مصروفیت کے باوجود مان لیا- اور احمدیہ ہال میں وقت دے دیا- ظاہر تھا- ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی آمد تھی- احمدیہ ہال کھچاکھچ بھر گیا- ڈاکٹر صاحب ٹھیک سیکنڈ کے حساب سے احمدیہ ہال تشریف لائے جبکہ ان کے ساتھ یہ طے تھا کہ ایک گھنٹہ کا وقت جو وہ دیں گے ہم اس کی پوری پابندی کریں گے- چنانچہ ایسا ہی ہوا- اس موقعہ پر انہوں نے (کلام الٰہی) کے علوم کی روشنی میں ایٹم کے بارے میں وقت کی ضرورت بیان فرمائی- اور بتایا کہ آج کی دنیا میں ایندھن کے جو قدرتی ذخائر ہیں- وہ اس قدر کم ہو رہے ہیں- کہ آئندہ آنے والے دور کے لئے یہ ایک مسئلہ بن سکتا تھا- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر انسان کی رہنمائی کرتے ہوئے- اسے اس طاقت کی طرف رہنمائی فرمادی جو پر امن ضروریات زندگی کے لئے وافر ایندھن کا خزینہ بننے والا تھا-

اس کے علاوہ طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے خاص طور پر انگلستان کی یونیورسٹیوں کے حوالہ سے بتایا کہ کس طرح وہاں درس و تدریس اور امتحانات کے شیڈول بنتے ہیں- اور کس سختی اور پابندی کے ساتھ ان پر عمل کیا جاتا ہے- کچھ بھی ہوجائے- حادثاتی بات ہو- جنگ ہو- تاج پوشی ہو' امتحانات ملتوی نہیں ہوتے- اور کرسیاں نہیں ٹوٹتیں- ان کے آداب میں یہ سب باتیں ایسے شامل ہیں جیسے نصاب میں کتب ہوتی ہیں-

لیجئے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو پہلی بار ہم نے دیکھ لیا- اور پالیا- مگر قائدین کراچی کی تشنگی کی بھی انتہا نہیں تھی- ان کے جی میں کیا آئی کہ مارٹن کے علاقہ میں فلاح و بہبود کے لئے مفت طبی سہولتوں کا مرکز کھول دیا- اور ڈاکٹر صاحب سے فرمائش کردی کہ تشریف لاویں- ڈاکٹر صاحب یہاں بھی مان گئے اور تشریف لے آئے- اس وقت کی تصویریں کراچی کی جماعت کے پاس موجود ہوں گی- گھنی مونچھیں' سیاہ فریم کا چشمہ خوش لباس' خوش رو' بے تکلفانہ انداز گفتگو سادگی اور خلوص- عجب انسان تھے کہ دیکھیں نہ تھکیں-

1977ء کی بات ہے انگلستان میں جماعت احمدیہ نے صلیب کانفرنس کا اہتمام کیا تھا- اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشاد پر خاکسار کے والد بزرگوار سردار مصباح الدین صاحب بھی لندن تشریف لائے- 1922ء سے 1924ء تک وہ انگلستان کے مربی رہ چکے تھے- اس کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ وہ لندن آئے تھے- انہی دنوں مجھے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا پیغام ملا- کہ میں اباجی کو ان کے گھر کھانے پر لے کر آؤں- چنانچہ ان کے ساتھ گھنٹہ بھر نشست رہی- اس دوران وہ اپنے والدین کی باتیں یاد کرتے رہے- اسی طرح اباجی سے بھی انہی کا ذکر خیر سنتے رہے- جب ہم رخصت ہونے لگے- تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے توجہ دلائی کہ بزرگوں کو کار کی اگلی سیٹ پر نہ بٹھایا کریں- پچھلی سیٹ پر بٹھایا کریں- زیادہ آرام رہتا ہے- سادہ سی بات تھی- جس کے اندر بزرگوں کا احترام اور ان کے آرام کا مشورہ جھلکتا تھا- اس ملاقات کے بعد مجھے احساس ہوا کہ وہ میرے والد صاحب بزرگوار کا کس حد تک احترام کرتے ہیں- اور مجھ سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں- والد صاحب اور ڈاکٹر صاحب کے مابین دعا کا رشتہ تھا- جس کے لئے وہ کہتے بھی تھے- اور اپنی تحقیق اور مہمات کے ہر مرحلہ پر دعا کے لئے لکھتے بھی رہتے تھے- وہ دعاگو بزرگ تھے- ڈاکٹر صاحب ان کا احترام اسی طرح کرتے تھے- جس طرح وہ اپنے والد صاحب کا کیا کرتے تھے- یہ تعلق اباجی کے ساتھ ان کی زندگی تک رہا- اور اس کو خوب نبھایا- ابھی جس روز ڈاکٹر صاحب کا لندن سے جنازہ اٹھا- اس روز احمدیہ ٹیلی ویژن پر کراچی کے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی خدمات اور کارہائے نمایاں کے اعتراف میں ایک عظیم الشان تقریب کی فلم دکھائی جارہی تھی- جس میں پاکستان کے سائنس میگزین کے معروف ایڈیٹر جناب قاسم محمود صاحب ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بارے میں اپنا خطبہ پڑھ رہے تھے- جس میں انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا- جس پر پوری مجلس مبہوت تھی کہ اس واقعہ کی تان کہاں جاکر ٹوٹے گی- جناب قاسم محمود صاحب نے کہا-

"ڈاکٹر صاحب کا لاہور سے ٹیلی فون آیا- آپ میری ہمشیرہ کے گھر پہنچ جائیں- پتہ آپ ان سے خود پوچھ لیں- گلیوں میں ایک مکان تھا- جس کے دروازہ پر پردہ لٹک رہا تھا- کچھ مشتاق حضرات ڈاکٹر صاحب سے ملنے کے لئے موجود تھے- جس کمرے میں ہم بیٹھے ہوئے تھے بیٹھک کہنا چاہئے- جو ہمارے متوسط طبقہ میں ہوا کرتا ہے- دیواروں پر خوبصورت کلام الٰہی کے رنگین طغرے ویزاں تھے- لیجئے ڈاکٹر صاحب کی سواری آگئی- لیکن وہ وہاں بیٹھک میں نہیں آئے جہاں ہم سب بیٹھے ہوئے تھے- انہیں چپکے سے ساتھ والے بغلی کمرہ میں لیجایا گیا- دونوں کمروں کے درمیان جو کیواڑ تھے بند تھے- پھر بھی ایک تھوڑی سی جھری رہ گئی تھی- خواہ مخواہ میری نظریں اس طرف کو جمی ہوئی تھیں- ایک اونچی سی کرسی پر ایک بت رکھا ہوا تھا- سر پر پگڑی لمبی سفید داڑھی میں نے سوچا یہ بت مرزا صاحب کا ہی ہوسکتا تھا- میں نے دیکھا ڈاکٹر صاحب جھک کر اوتار کی قدم بوسی کررہے ہیں- کسی نے کیواڑ بند کردیا- اور میں خفیف سا ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگا- جو خیالات میں ڈاکٹر صاحب کے لئے رکھتا تھا- وہ اس بت پرستی سے بری طرح متزلزل ہوگئے گویا دنیا ہی بدل گئی- ڈاکٹر صاحب اپنی ہمشیرہ' بھانجی' بھانجیوں سے مل کر بیٹھک میں آئے- ان کی مہربانی انہوں نے سب سے پہلے مجھے قریب بلایا- اگرچہ میں اندر سے گھلا ہوا تھا- میں نے جلدی سے اجازت لی اور وہاں سے اٹھ آیا- میں نے وہ رات کانٹوں پر بسر کی- کتنا عظیم انسان جو بات بات پر کلام الٰہی کے حوالے دیتا ہے- بت پرست ہو سکتا- سمجھ میں نہ آئے- دوسرے دن مجھ سے رہا نہ گیا- اور میں نے ان کی ہمشیرہ صاحبہ کو فون کیا وہ بہت خوش خلقی سے پیش آئیں- اور بہت خوش تھیں- کہ ان کے بھائی جان نے غریب نوازی کی تھی- اور عرصہ دراز کے بعد ان کے گھر آئے تھے- ورنہ پہلے باہر ہی باہر ہوٹلوں میں ٹھہر کر چلے جاتے تھے- کہنے لگیں- کہ میرا بھائی بہت خوش خوراک ہے- میں نے ان کی پسند کی تینوں ڈشیں بنائی ہوئی تھیں- لیکن آپ جلدی چلے گئے- میں نے جسارت کرلی- کہ بتائیں ہمارے کمرہ میں آنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب بغلی کمرہ میں کس کے پاس گئے تھے- کہنے لگیں کہ یہ بہت ہی ذاتی بات ہے- سختی سے منع کررکھا ہے- یہ ان کے آخری استاد ہیں- جو بقید حیات ہیں- باقی سب اللہ کو پیارے ہوگئے- کیا بتاؤں بھائی جان اپنے استادوں کی اتنی عزت کرتے ہیں- اتنی عزت کرتے ہیں- کہ کوئی کرہی نہیں سکتا- یہ آخری استاد ہیں سکول کے زمانے کے 85-80 برس کے تو ہوں گے- بھائی جان کو انہوں نے چھوٹی کلاسوں میں پڑھایا ہے- پتہ نہیں فارسی عربی تاریخ یا جغرافیہ پڑھایا- مجھے معلوم نہیں پہلے یہ جھنگ میں رہتے تھے- اور جب مصروفیت اجازت دیتی تھی- ڈاکٹر صاحب ان سے ملنے کے لئے جھنگ چلے جاتے تھے- پھر مصروفیات زیادہ بڑھیں- تو انہیں کراچی بلالیا- اور کورنگی میں ایک کوارٹر لے دیا- حسب توفیق خدمت کرتے رہتے ہیں اپنے استاد کی قدم بوسی کے لئے وہ خود کراچی آتے جاتے ہیں- ان کے پاس پیش ہوتے ہیں- لیکن کل صبح ہی بھائی جان نے لاہور سے ٹیلیفون کیا تھا کہ میں ماسٹر صاحب کو کورنگی سے گھر ایسی گاڑی بھجوا کر بلوالوں جس میں انہیں کوئی تکلیف نہ ہو- اس لئے ہم نے گاڑی بھجوا کر انہیں بلالیا تھا لیکن وہ تو بس پانچ منٹ میں واپس چلے گئے تھے- میں آپ کو کیا بتاؤں میرا بھائی انسان کے بھیس میں فرشتہ ہے فرشتہ....."

اس مبہوت کن واقعہ کی حقیقت جب واضح ہوئی تو مدعوئین نے بھرپور تالیوں سے ڈاکٹر صاحب کی عظمت اور سعادت مندی کی داد دی-

لیکن اس تاریخی واقعہ کا ایک راز بدستور پردہ میں ہے آج اس سے پردہ میں اٹھا رہا ہوں- سفید پگڑی' اور سفید داڑھی والے بزرگ جن کا اس واقعہ میں ذکر تھا- وہ اس عاجز کے والد بزرگوار سردار مصباح الدین صاحب تھے- ڈاکٹر صاحب اور اباجی کا آپس میں محبت و پیار کا جو تعلق تھا- اس کا ذکر شروع میں گزر چکا ہے- یہ اس پیار اور احترام کا آخر تھا- جس کو میں کبھی بھی بیان نہ کرسکتا لیکن باہر سے ایک شخصیت نے جو دیکھا اور محسوس کیا وہ ڈاکٹر صاحب کے اوصاف حمیدہ کی جیتی جاگتی تصویر ہے- کہ کس طرح وہ اپنے بزرگوں' اور استادوں کی قدر اور عزت کیا کرتے تھے- دراصل والد صاحب مکرم ڈاکٹر صاحب کے استاد نہیں تھے- وہ تو مربی انگلستان رہے- اور جامعہ کے استاد- ڈاکٹر صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کے ساتھ چونکہ ان کا بھائی بند کا رشتہ تھا- اس لئے وہ اسی ناطے ان کو بھی اپنے باپ کے درجہ پر رکھتے تھے- اور اسی طرح پیار کرتے تھے-

جناب قاسم محمود صاحب نے جس رنگ میں ڈاکٹر صاحب کی ان کے لئے عقیدت اور احترام کو بت پرستی کے رنگ میں بت پرستی کرتے ہوئے دکھایا حقیقت میں ویسا نہیں تھا- جیسا کہ ان کی نظروں نے دیکھا اور محسوس کیا-

امر واقعہ یہ ہے کہ میرے والد صاحب ہمیشہ ربوہ میں جمعہ کی عبادت ادا کیا کرتے تھے- ایک جمعہ وہ سائیکل سے گر گئے- اور ان کے کولہے کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظمت کا برملا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی تصنیف "انسان کامل" کو تو ہمیشہ اپنے بیگ میں ساتھ رکھتے تھے۔

○○○

چوہدری عزیز احمد سابق ناظر مال

ایک عظیم کتاب

گزشتہ دسمبر میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنی تقریر کے دوران حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی معرکتہ الآراء تصنیف (۔) اصول کی فلاسفی' کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کتاب اس بات کی متقاضی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ مختلف ممالک میں پھیلایا جائے اور اس غرض کے لئے تقریباً 50 سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔ وغیرہ۔ خاکسار (۔) اصول کی فلاسفی' کے بارہ میں کچھ لکھنا چاہتا تھا لیکن میری کم مائیگی اور کوتاہ قلمی کا احساس سدراہ بن جاتا۔ اب حضرت صاحب کے ارشاد نے مہمیز کا کام دیا ہے اور جرأت کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا خاکسار پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ 1937ء میں رندھیر کالج کپور تھلہ میں فرسٹ ایر کا طالب علم تھا۔ جب میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوا۔ والد صاحب سخت ناراض ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں کبھی نازیبا الفاظ استعمال نہیں کئے لیکن انہوں نے پورے جتن لگائے کہ میں احمدیت کو ترک کر دوں۔ ہماری برادری میں سے میرے ایک چچا اپنی ملازمت کے سلسلہ میں پھلور شہر میں متعین تھے۔ انہوں نے والد صاحب کو بتایا کہ پھلور میں ایک سکول ٹیچر ہے۔ وہ احمدیت ترک کر چکا ہے۔ میں عزیز احمد کو اپنے پاس پھلور لے جاؤں گا۔ اس ٹیچر سے ملاقاتوں کا انتظام کر دوں گا اور اس طرح اس کی اصلاح کی صورت نکل آئے گی۔ چنانچہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں ہر روز اس ٹیچر کے پاس چلا جاتا اور ہماری گفتگو ہوتی رہتی۔ ایک دن میں نے کہا کہ بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ کتنا بڑا نشان ہے کہ ان کا مضمون (۔) اصول کی فلاسفی' مسلمان اور غیر مسلم سب کے مضامین سے بالا رہا۔ حتیٰ کہ سامعین کے اصرار پر جلسہ کا ایک دن بڑھا دیا گیا تا مضمون مکمل طور پر پڑھا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ مضمون سب سے بالا رہے گا۔ میری اس گزارش سے ٹیچر مذکور کے لب ولہجہ میں تیزی آ گئی۔ اس نے کہا اس مضمون میں کیا ہے؟ میرزا صاحب نے نفس امارہ۔ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ نیز علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین کے جو نکات بیان کئے ہیں وہ سب قدیم علما کی کتب میں وضاحت سے درج ہیں۔ انہوں نے وہاں سے لے لئے۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ اگر ان نکات سے ہی مضمون بالا رہنا تھا تو دوسرے مولوی صاحبان بھی پرانی کتابوں میں سے یہ نکات حاصل کر لیتے۔ ٹیچر صاحب تیزی والے موڈ کو برقرار رکھتے ہوئے بولے میرزا صاحب کی لائبریری میں وہ کتابیں موجود تھیں۔ دوسرے علماء کو میسر نہ آسکیں۔ یہ جواب معقولیت سے بہت دور تھا۔ اس قدر بودے جواب پر میں نے کہا کہ عجیب بات ہے سارے ہندوستان کی لائبریریاں مولوی صاحبان کو مفید اور متعلقہ کتب مہیا نہ کر سکیں۔ چنانچہ میں واپس چچا صاحب جان محمد کے مکان پر واپس آگیا۔ اگلے روز صبح چچا صاحب نے بتایا کہ عربی ٹیچر کا پیغام آگیا ہے کہ یہ لڑکا "لاعلاج" ہے۔ اسے مزید میرے پاس نہ بھجوایا جائے اپنے "لاعلاج" ہونے کے اس سرٹیفکیٹ سے مجھے ناخوشی نہیں ہوئی۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ "لاعلاج" ہونے کی کیفیت ترقی پذیر ہی رہی۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ایک طویل عرصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ رہے۔ اس سے قبل وہ لنڈن میں مشنری تھے۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت وہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے منتخب رکن تھے۔ اپنی منفرد خوبیوں کی وجہ سے وہ ایک انجمن کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ ایک دن انہوں نے ربوہ میں خاکسار سے گفتگو کے دوران فرمایا میں دلی میں مسز سروجنی نائیڈو سے ملنے گیا۔ موصوفہ سے میں نے کہا کہ آپ کرشن اول کو تو مانتی ہیں۔ کرشن ثانی کو کیوں نہیں مانتی؟ مسز نائیڈو نے اپنے نوکر کو آواز دے کر کہا میرے سرہانہ کے نیچے جو کتاب ہے وہ اٹھا لاؤ۔ نوکر کتاب لے آیا اور مسز نائیڈو کی طرف کتاب بڑھائی۔ اس نے کہا یہ کتاب مجھے نہ دو۔ چوہدری صاحب کو دو۔ چوہدری صاحب نے کہا میں نے وہ کتاب لے لی اور اسے کھولا تو معلوم ہوا کہ (۔) اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ ہے۔ میرے چہرے پر حیرت اور خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جسے دیکھ کر مسز نائیڈو نے کہا کیا آپ اب بھی کہتے ہیں میں کرشن ثانی کو نہیں مانتی؟

مسز سروجنی نائیڈو کانگرس کی صف اول کی لیڈر تھیں۔ ہندوستان کی آزادی کے وقت انہیں ایک صوبے کا گورنر مقرر کر دیا گیا۔ اسے بلبل ھند کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا۔ انگریزی کی شاعرہ تھیں۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی رائے میں ہندوستانیوں میں مسز سروجنی نائیڈو سے زیادہ کوئی فرد انگریزی زبان پر قادر نہیں تھا۔ مگر حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے جواہر لال نہرو اور مولانا محمد علی جوہر کو بھی اس تحسین کے حقدار سمجھتے تھے۔

چند ماہ ہوئے مجلس انصاراللہ نے اپنے تربیتی کورس میں یہی کتاب مقرر کی تھی۔ پہلے بھی اس کتاب کو کئی بار اردو اور انگریزی میں بھی پڑھ چکا تھا۔ لیکن اس بار تو یوں محسوس ہوا جیسے پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔ غالباً مطالب کی ایک اور تہ اوپر آگئی یا یوں کہئے کہ بصیرت کی اگلی منزل پر پہنچ گیا۔

خاکسار نے ابتدا میں اپنے والد چوہدری غلام محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر اشتمال اراضی کی مخالفت کا ذکر کیا ہے۔ والد صاحب میرے احمدی ہونے سے پندرہ سال بعد احمدی ہو گئے تھے۔ وہ مخالفت کے زمانہ میں بھی (۔) اصول کی فلاسفی کی

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز کی جلد نمبر 91 کا شمارہ نمبر گیارہ اس وقت پیش نظر ہے اس میں اداریئے اور نوٹس کے بعد اسلام میں 72 فرقوں کا نہایت تفصیلی ذکر ہے جس کے بعد عیسائیت کی تاریخ کے ماخذ پیش کئے گئے ہیں۔ پہلا مضمون ڈاکٹر اعجاز اے۔ رؤف کینیڈا کا ہے اور یہ دوسرا مضمون فضل احمد برطانیہ کا۔ مختلف حوالوں سے بتایا گیا ہے کہ عیسائیت آغاز میں کیا تھی اور یہ کن کن مراحل میں سے گزری ہے۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہہ مبارک کے ساتھ انبیاء کی شناخت کے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس۔ سے اگلا مضمون جو ماہا ڈیوس۔ برطانیہ نے تحریر کیا ہے وہ جان دی بپٹسٹ کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ چھپے ہوئے بپٹسٹ کی تلاش میں یہ مضمون لکھا گیا ہے یہ اس مضمون کی نویں قسط ہے گویا کہ خاصی تحقیق کے ساتھ یہ تفصیل پیش کی گئی ہے۔ اس سے آگے حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی محفل سوال و جواب میں سے بعض سوالات اور ان کے جوابات پیش کئے گئے ہیں اور اس شمارے کے آخر پر کتابوں کا ریویو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے یہ رسالہ آج کل انگلستان سے شائع ہوتا ہے۔ خط وکتابت کے لئے مدیر صاحب کو اس پتہ پر خطاب کیا جائے۔

بیت الفضل لندن
16۔ گریسن ہال روڈ۔ لندن
ایس۔ ڈبلیو۔ 18 L Q 5۔ یو۔ کے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

ہیں۔ اور ان کے خیالات نہایت پست ہوتے ہیں اور جوان ہونے سے پہلے ہی وہ بوڑھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس کا علاج ان کے بس میں ہوتا ہے۔ اور وہ اگر چاہیں تو آسانی سے ملیریا کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔

یہی حال صفائی کا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ گندگی اور غلاظت کو دور کرنے کا خیال تو نہیں کرتے مگر بیماری کے ذریعے اپنے اوقات اور اپنے اموال اور اپنی صحت کی بربادی قبول کر لیتے ہیں۔ ٹائی فائیڈ ہمیشہ اس گند اور پاخانے کی وجہ سے پھیلتا ہے جو گلیوں میں جمع رہتا ہے اور جس میں ایسے مریضوں کے پاخانے بھی شامل ہوتے ہیں وہ پاخانہ پہلے تو گلیوں میں ہوتا ہے۔ پھر جب بارش ہوتی ہے تو زمین میں جذب ہو جاتا ہے اور پھر کنوؤں کے پانی مل کر لوگوں کے پینے میں استعمال ہونے لگتا ہے۔ اور اس طرح تمام شہر میں ٹائی فائیڈ پھیل جاتا ہے۔ قادیان کی نئی آبادی نہایت کھلے مقامات میں ہے اور بڑے بڑے شہروں کی آبادی کے مقابلہ میں نہایت پر فضا اور صحت بخش ہے۔ اور اگر ظاہری حالت کو دیکھا جائے تو یہاں کے لوگوں کی صحت بہت اعلیٰ ہونی چاہئے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہاں ٹائی فائیڈ بڑی کثرت سے ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ پاخانہ اور گند جو گلیوں میں جمع ہوتا ہے بارش کے دنوں میں زمین کے اندر جذب ہو جاتا ہے اور پھر کنوؤں کے پانی میں مل کر لوگوں کو مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس ہم لوگ بلاوجہ قربانی کرتے ہیں اور بلاوجہ بیماریوں پر روپیہ ضائع کرتے اور پھر پچاس دنوں کا ضیاع بھی کرتے ہیں مگر وہ طریق اختیار نہیں کرتے جس میں خدا تعالیٰ کی بھی خوشنودی ہے اور اپنا فائدہ بھی ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ کے ممبران یہ کام کریں اور پوری محنت اور تندہی کے ساتھ اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں ایک سال کے اندر ہی وہ قادیان میں ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کر سکتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے لوگ حیران ہو جائیں اور کہیں کہ یہ قادیان پہلا قادیان نہیں اور پھر ایک سال کے بعد ہی وہ دیکھیں گے کہ بیماریاں بھی مٹ گئی ہیں۔ لوگوں کی صحتیں بھی درست ہو گئی ہیں اور ان کا روپیہ بھی بچ گیا ہے۔ یوں تو بیماریاں دنیا میں رہتی ہی ہیں۔ کیونکہ بعض کمزور طبع لوگ ہوتے ہیں جو امراض کا جلد شکار ہو جاتے ہیں لیکن کم سے کم لوگ ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں جو وبائی صورت میں ایک مہلک رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔

یہ میں نے ایک مثال دی ہے۔ ورنہ اصل مضمون میں یہ بیان کر رہا تھا کہ سلسلہ کے ہر محکمہ کو کام ایک پروگرام کے ماتحت کرنا چاہئے تا ہر وقت وہ آنکھوں کے سامنے رہے اور اس کے پورا کرنے کا خیال رہے۔ ورنہ دن بہت نازک آ رہے ہیں اور اگر اس وقت اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی گئی تو پھر اصلاح کا وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

اگرچہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو ہی ہوتا ہے مگر کوشش کرنا انسان کا فرض ہے۔ جیسا کہ کلام الٰہی نے صراحت سے حکم دیا ہے کہ انسان جتنی جتنی کوشش کرے گا اسی کے مطابق فیوض سے مستفید ہو سکے گا۔ اور دوسری جگہ فرمایا "جو لوگ خدا میں ہو کر خدا کے پانے کے واسطے تڑپ اور گدازش سے کوشش کرتے ہیں ان کی محنت اور کوشش ضائع نہیں جاتی۔ اور ضرور ان کی راہبری اور ہدایت کی جاتی ہے۔ جو کوئی صدق اور خلوص نیت سے خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی طرف راہنمائی کے واسطے بڑھتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ تدبر کرے۔ اور حق طلبی کی سچی تڑپ اور پیاس اپنے اندر پیدا کرے معلومات کے وسیع کرنے کی جو تفصیل اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے اس پر کاربند ہو۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے اس شخص سے جو خدا سے لاپرواہی کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت میں تھانہ بم سے اڑا دیا گیا

بھارت میں کئی صوبوں میں علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ ان میں پنجاب کشمیر آسام اور تری پورہ وغیرہ سرفہرست ہیں اس کے علاوہ بعض مقامات ایسے ہیں جو بم دھماکوں کی زد میں رہتے ہیں۔ اور جہاں پر آئے دن کہیں نہ کہیں بم کا ہولناک دھماکہ ہوتا ہے اور کئی قیمتیں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس پر یورپ و امریکہ کی مستعد اور جدید ترین آلات سے لیس، پولیس بھی قابو نہیں پاسکی۔

پاکستان میں گزشتہ کئی سال سے بم کے دھماکوں کا سلسلہ جاری ہے اور روکے سے نہیں رک رہا۔

بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں گزشتہ روز بم کا ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ اس بم دھماکے میں 18 افراد ہلاک ہو گئے۔ بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں ایک قصبہ میں علیحدگی پسندوں نے ایک تھانے کو بم سے اڑا دیا۔ اس دھماکے میں ہلاک ہونے والے 16۔ افراد پولیس والے تھے اور دو کا تعلق سول سے تھا۔ چھاپہ ماروں کا تعلق کالعدم پیپلز وار گروپ سے ہے۔ یہ لوگ تھانہ تباہ کرنے کے بعد فرار ہو گئے۔ پولیس نے ان لوگوں کی سرگرمی سے تلاش شروع کر دی ہے۔

OOO

تل ابیب میں بم دھماکے

بموں کے دھماکے اگرچہ عالمی طور پر دہشت گردی کا حصہ ہوتے ہیں اور دنیا کے کسی بھی ملک یا جگہ میں ان بم دھماکوں کو سراہا نہیں جاسکتا۔ ان کی مضرت رسانی سے قطع نظر یہ بات بھی بہرحال نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ان بم دھماکوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو کام سامنے آکر نہ انجام پا سکے وہ چپکے سے دھماکہ کر کے حاصل کر لیا جائے۔

کچھ ایسا ہی اسرائیل میں اس وقت ہوتا ہے جب اسرائیلی حکومت ظلم و ستم کے طور و طریق شروع کر دیتی ہے۔

اسرائیل کا دارالحکومت تل ابیب گزشتہ دنوں رات کے وقت دو بم دھماکوں سے لرز اٹھا۔ جس میں کم از کم 13 افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔ ابھی تک کسی ادارے یا فرد نے اس کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ تاہم اسرائیلی پولیس نے بم دھماکے کی جگہ پر موجود ایک فلسطینی کو گرفتار کر لیا۔

ادھر اسرائیلی وزیراعظم نے خبردار کیا ہے کہ تشدد کے حالیہ واقعات کے نتیجے میں اسرائیل فلسطینی مذاکرات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

مشرق وسطیٰ کے لئے امریکہ کے نمائندے مسٹر ڈینس راس نے اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات کی مگر دھماکوں کی خبر سنتے ہی انہوں نے یہ ملاقات منقطع کر دی۔ اس علاقے میں اسرائیل پہلے ہی فلسطینیوں سے مذاکرات نہیں چاہتا اب گویا ایک بنا بنایا عذر اس کے ہاتھ آگیا ہے۔

دریں اثناء مغربی کنارے کے شہر ہیبرون میں یہودی آبادکاروں نے ایک دس منزلہ عمارت کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ اس موقع پر اس جگہ پر اسرائیلی فوج کا سخت پہرہ لگایا گیا ہے تاکہ کسی ممکنہ بدمزگی سے بچا جاسکے اس عمارت میں 10 یہودی خاندان آباد کئے جائیں گے۔

OOO

پیرو میں یرغمالیوں کا بحران

جنوبی امریکہ کے ملک پیرو میں یرغمالیوں کا بحران بدستور جاری ہے۔ ان باغیوں نے 74۔ افراد کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ یہ جگہ جاپانی سفیر کی رہائش گاہ ہے جہاں پر ایک تقریب جاری تھی جب باغیوں نے سارے لوگوں کو یرغمال بنا لیا اور اپنے ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ باغیوں نے تھوڑی تھوڑی تعداد میں یرغمالیوں کو رہا کرنا شروع کر دیا۔ تاہم اب بھی 74۔ افراد باغیوں کی قید میں ہیں۔ شروع میں پیرو کی حکومت نے سختی کا مظاہرہ کیا تھا اور باغیوں کے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

پیرو کے ان باغیوں نے مقبوضہ عمارت کی ایک کھڑکی میں نوٹس لگا دیا ہے جس میں پیرو کے صدر ربرٹو فیوجی دوری کے اس الزام کی تردید کی گئی ہے کہ یرغمال بنانے والے چھاپہ ماروں نے 4 یرغمالی جاپانیوں کے بدلے میں 30 لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔

اب پیرو کی حکومت اپنے سخت موقف پر نظرثانی کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ صدر البرٹو دو نے باغی نظربندوں کی رہائی کی پیشکش کی ہے۔ مگر ساتھ ہی صدر نے کہا ہے کہ وہ فوجی طاقت کے استعمال پر غور کر رہے ہیں۔ جاپان نے اس اعلان کی مخالفت کی ہے کیونکہ اس سے بے گناہ یرغمالیوں کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

دریں اثنا پیرو کے دارالحکومت لیما سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جاپانی سفیر کی رہائش گاہ کے احاطے میں کئی دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ ان دھماکوں کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ نہ ہی ہلاک یا زخمی ہونے والوں کا کچھ پتہ نہیں لگا ہے۔

OOO

سری نگر میں بھارتی فوج کی کارروائیاں

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے 26۔ جنوری کو منائے جانے والے بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر اپنی ظالمانہ کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ کشمیر مجاہدین نے دھمکی دی ہے کہ وہ 26۔ جنوری کو بخشی سٹیڈیم میں ہونے والے تقریب کو سبوتاژ کر دیں گے۔ سری نگر میں بخشی سٹیڈیم کے اردگرد فوج کا پہرہ سخت کر دیا گیا ہے اس جگہ یوم جمہوریہ کے موقع پر سرکاری تقریب منعقد کی جاتی ہے۔

سٹیڈیم کے اردگرد کے علاقوں میں پکڑ دھکڑ میں تیزی آگئی ہے۔ اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کی بالائی منزلیں خالی کر دیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کسی مکان کی اوپر کی منزل سے بم پھینکنے یا تشدد کی کسی اور کارروائی کو روکا جاسکے۔

ادھر سری نگر شہر کے علاقے مراج بازار میں بھارت کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے ہیں۔ ان میں ان لوگوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے جن کو بھارتی فوج پکڑ کر لے گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر خواتین کی اجتماعی بے حرمتی کے واقعات کی خبریں ملی ہیں۔

OOO

جان میجر کا دورہ بھارت

برطانیہ کے وزیراعظم جان میجر بھارت گئے جہاں انہوں نے وزیراعظم دیوی گاوڑا سے ملاقات کی انہوں نے کلکتہ میں غریبوں کی ایک بستی کا دورہ کیا۔ جان میجر نے اس دورہ کے بعد بھارت کے وزیراعظم سے دو گھنٹے طویل ملاقات کی۔ انہوں نے بھارتی وزیراعظم پر زور دیا ہے کہ وہ بھارتی منڈیوں کو بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے کھول دیں۔

بھارت کے دورہ کے بعد برطانوی وزیراعظم بنگلہ دیش گئے جہاں نے انہوں نے صدر شہاب الدین اور وزیراعظم مسز شیخ حسینہ واجد سے ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ پاکستان آئے جہاں پر وزیراعظم ملک معراج خالد نے ان کا استقبال کیا اور بعد ازاں برطانوی وزیراعظم نے پاکستانی حکام سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے معاہدوں پر بات چیت کی۔

برطانیہ وہ ملک ہے جو بھارت بنگلہ دیش اور پاکستان کے ساتھ زیادہ تجارت کرنے والے ممالک میں سے ہے اور ان کے ان تینوں ملکوں کے ساتھ گہرے تجارتی اور سفارتی تعلقات ہیں۔

OOO

جاپان ری ایکٹروں کو خطرہ

جاپان کے سمندر میں پچھلے دنوں ایک سمندری جہاز کے غرق ہونے کے بعد اس کا تیل جاپان کے علاقے خلیج وساکا میں ساحل سمندر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ جہاز روسی تھا۔ جو ردی تیل لے کر جا رہا تھا۔ تیل کے جاپانی ساحل کے قریب بڑھنے سے اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ جاپان کے 15 ایٹمی ری ایکٹروں کو بند کرنا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ساحل سمندر پر واقع یہ ایٹمی بجلی گھر اپنے آلات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے سمندری پانی استعمال کرتے ہیں۔ جاپان کی حکومت اس تیل کو ساحل سمندر تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ اس وقت یہ تیل جاپان کے ساحل سے صرف 5 کلومیٹر دور ہے۔

OOO

بھارت میں پتنگ بازی پر پابندی

بھارت کی حکومت نے فرقہ وارانہ فسادات کے خطرہ کے پیش نظر مساجد اور مندروں کے قریب پتنگ بازی پر پابندی لگادی ہے۔ بھارتی خبر رساں ادارے کی اطلاع کے مطابق ہندوؤں کا تہوار بسنت بھارت کے شہر حیدر آباد اور سکندر آباد میں 13۔ اور 16۔ جنوری کو منایا جا رہا ہے۔ یہ پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کہ ماضی میں پتنگ بازی کی وجہ سے فرقہ وارانہ فسادات ہو چکے ہیں۔

OOO

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا کی فوج نے تامل باغیوں کے خلاف اپنی کارروائی کے دوران شمالی سری لنکا کے علاقے پرنتھان اور ایلیفنٹ پاس پر قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری فوج نے تامل چھاپہ ماروں کو پسپا کر دیا ہے۔ اور دونوں فوجی کیمپوں پر اپنی پوزیشنیں مضبوط کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ تامل چھاپہ مار اب بھی ان کیمپوں پر اکا دکا مارٹر توپوں اور راکٹوں سے حملے کر رہے ہیں۔

سری لنکا کی فوج ایک عرصے سے باغی تاملوں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ اور انہوں نے کئی بار تاملوں کو شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے اور کئی علاقے ان سے چھین لئے ہیں۔ اب تک اس خانہ جنگی میں ہزاروں افراد کام آچکے ہیں جس میں سری لنکا کی فوج اور تامل باغی دونوں شامل ہیں۔ لیکن سری لنکا کی فوج کئی کامیابیوں کا دعویٰ کرنے کے باوجود تاملوں کو پوری طرح کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

عقلوں کی صحت کا بھی ضامن ہوتا ہے۔ سوچنے والوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا نشان ہے کہ آج تک کوئی نبی دنیا میں نہیں گزرا جو ارذل العمر تک پہنچا ہو۔ اور جس کی نسبت یہ کہا جاسکے کہ فلاں وقت دماغی کمزوری کی وجہ سے اس کی باتوں کا اعتبار نہیں رہا تھا۔ کیا سینکڑوں نبیوں میں سے جن کو دنیا جانتی ہے۔ ایک بھی ایسی مثال کا نہ ملنا اس امر کا ثبوت نہیں کہ ان کو بھیجنے والا عقل انسانی کا مالک ہے اس لئے اس نے جن کو اپنے بندوں کی تعلیم پر مقرر کیا ان کی عقل کی بھی خود ہی حفاظت کی۔

قومی زندگی کو لیا جائے تو یہاں یہ اشارہ ہے کہ قوموں میں بھی بڑھاپا آتا ہے اور وہ علم کو بھلا بیٹھتی ہیں۔ اس وقت ایک نئی نسل کی ضرورت ہوتی ہے جن کو خدا تعالیٰ پھر نئے سرے سے تعلیم دے۔

OOO

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے برادر اصغر خالد نذیر سندھو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 29-12-96 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "آصف نذیر" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب آف کھاریاں ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع گجرات کا نواسہ ہے اور چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی صدر محلہ دارالشکر ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادم دین بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ میرے بھتیجے عزیزم مجیب الرحمان صاحب ناصر ابن مکرم نصیر الرحمان صاحب ناصر کی شادی مورخہ 12۔ دسمبر 1996ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد' مورخ احمدیت نے اسی دن ان کا نکاح ہمراہ عزیزہ قدسیہ جبین بنت مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور رخصتی کی دعا بھی کروائی 13۔ دسمبر کو محترم نصیر الرحمان صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بزرگان سلسلہ کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

عزیزم مجیب الرحمان صاحب ناصر مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کے پوتے اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق بانی سلسلہ کے پڑنواسے ہیں اور عزیزہ قدسیہ جبین خواجہ محمد آمین صاحب دارالرحمت وسطی کی پوتی ہیں۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم چوہدری نعیم اختر صاحب ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب (وفات یافتہ) کی شادی کی تقریب فیصل آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں محترمہ رفعت مقصود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب آف ملویانوالہ کے ساتھ مورخہ 11-12-96 کو منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم حافظ عبد الحلیم صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ رخصتی کے موقعہ پر مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد (موصیان) نے دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب نے اپنے مکان واقع دارالرحمت وسطی میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت بھی مدعو تھے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم نصیر احمد صاحب چک نمبر 46 شمالی ضلع سرگودھا حال ربوہ دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم بابو نیک محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھون ضلع چکوال گذشتہ ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغنی زرگر صاحب آف انگلینڈ مورخہ 31-12-96 انگلینڈ میں وفات پا گئیں مورخہ 5-1-97 کو میت دارالضیافت ربوہ لائی گئی۔ جہاں مکرم حافظ احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ بعد تدفین مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ حلقہ پیر محل نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند آسامیاں خالی ہیں۔

ڈینٹل سرجن 1
500 NPA 3804-258-6900
مہنگائی الاونس 500

فی میل نرسز 4 2230-78-3790
مہنگائی الاونس 500

اپرنٹس نرسز 4 بالمقطع 1000

ڈسپنسر 1 2020-60-3220
مہنگائی الاونس 500

لیبارٹری ٹیکنیشن 1
2080-66-3400
مہنگائی الاونس 500

فی میل مددگار 1
1540-18-1684/24-1972-
36-2260

مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کرنے والے خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ بمعہ نقول سرٹیفکیٹس مورخہ 30۔ جنوری 97ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

رابطے کا ذریعہ

○ روزنامہ الفضل دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے لئے رابطے کا کام دیتا ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

لیکن یہ بات صرف اس طرح ممکن ہے کہ آپ خود کوشش کر کے ساری جماعت کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں اور غم میں بھی شرکت کا موقع دیں۔ آپ الفضل کو اپنی خبریں ارسال کر کے اس رابطے کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ آپ کی طرف سے ملنے والے خبروں سے الفضل کے دفتر میں خوش آئند بھرمار ہو جانی چاہئے۔

(ادارہ)

بجلی بند رہے گی

○ محکمہ بجلی کے اعلان کے مطابق مورخہ 14۔ جنوری سے 20۔ جنوری تک روزانہ (سوائے جمعہ 17۔ جنوری) صبح 9 بجے سے 3 بجے سہ پہر تک بجلی بند رہا کرے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت کی نوید لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آکر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

تحریک جدید میں حصہ لینا بہت بڑی خدمت ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں (دین حق) احمدی (مربیوں) سے تقویت پا رہا ہے اور ان کے لئے چندہ کے وعدے بھجوانا (چاہے وہ فوری طور پر ادا نہ کئے جائیں) ایک بڑی دینی خدمت ہے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے"

وکیل المال اول تحریک جدید

بقیہ صفحہ 4

ہڈی اسی بری طرح ٹوٹ گئیں کہ باوجود اپریشن کے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ اور (وہیل چیئر) استعمال کرنے لگے بعد میں سہولت کے پیش نظر اپنے بڑے بیٹے عبد السبحان کے پاس کورنگی میں منتقل ہو گئے۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب ان کی بہت خبر گیری فرماتے یہاں تک کہ کراچی کے ایک ہسپتال میں ڈاکٹر صاحب نے ہی انکا علاج بھی کروایا اس طرح یہ خدمت کا سلسلہ ان کے ساتھ رہتا تھا۔ اس عمر میں ان کی یہ حالت تھی کہ پکڑ کر بھی کھڑا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کانوں کی شنوائی بری طرح متاثر تھی۔ کان کے ساتھ لگ کر ہی بات ہو سکتی تھی۔ وہ بھی مشکل کے ساتھ۔ ان کی اس کیفیت کو مد نظر رکھیں۔ کیونکہ میں اس کیواڑ کو پورے طور پر کھول رہا ہوں۔ جس کی بقول قاسم محمود صاحب تھوڑی سی جھری رہ گئی تھی۔

اباجی ایسی وہیل چیئر پر تھے۔ جو اونچی سطح کی تھی۔ وہ ہمیشہ سفید پگڑی پہنتے تھے۔ سفید داڑھی' اور سفید شلوار قمیض۔ ڈاکٹر صاحب جو انتہائی مصروفیت کے عالم میں تھے۔ اور کسی اگلی ہی فلائیٹ سے واپس جانے والے تھے۔ ان کی یہ سعادت مندی کی انتہاء تھی کہ انہوں نے اپنے اس مہمان کو پہلے ملنا پسند فرمایا تاکہ چند ساعت ہی سہی۔ وہ ان سے مل سکیں۔ یہ ان کی زندگی میں ڈاکٹر صاحب کی آخری ملاقات تھی جس کے لئے ڈاکٹر صاحب کو یقیناً مکمل جھکنا پڑا اور کانوں کے قریب تک آنا پڑا تاکہ وہ ان کی خیریت معلوم کر سکیں۔ اور دعا کے لئے کہہ سکیں۔ یہ وہ نظارہ تھا۔ جس کو ایک اجنبی ایک چھوٹی سی جھری سے دیکھے اور اندر سے گھل جائے۔

دراصل اپنے بزرگوں کا احترام یہ ڈاکٹر صاحب کی گھٹی میں تھا۔ خاص طور پر اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور پیار میں وہ ایک نمونہ تھے۔ اسی کا تذکرہ ذکر خیر کے طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی وفات پر فرمایا تھا۔ "کہ عزت و احترام کے تمام تقاضے ڈاکٹر صاحب اس طرح پورا فرماتے کہ میں حیران رہ جاتا"

اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ کروٹ کروٹ ان کی روح کو تسکین نصیب ہو۔ مولیٰ جانے! اس وجود نے جب اپنی جان' جان آفرین کے سپرد دی ہو گی تو وہ کن کن اداؤں سے پیش ہوا ہو گا؟

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 14- جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ قومی سلامتی کونسل عبوری انتظام ہے۔ اگر آئندہ وزیراعظم نے اسے ختم کرنے کا کہا تو اس سے اتفاق کروں گا۔ انہوں نے واضح کہا کہ ملک کا چیف ایگزیکٹو منتخب وزیراعظم ہو گا۔ ایک انگریزی روزنامے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کونسل کا اصل مقصد الیکشن سے قبل عبوری دور میں احتساب' امن وامان اور معیشت کا جائزہ لینا اور ملک کی اندرونی و بیرونی سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے زیر اہتمام قومی ترجیحات طے کی جاسکتی ہیں۔

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ صدر مملکت قومی سلامتی کونسل کے ذریعے ملک کا چیف ایگزیکٹو بننا چاہتے ہیں۔ جبکہ نگران حکومت اس کونسل کو منتخب وزیراعظم کے پر کاٹنے کے لئے بطور ہتھیار استعمال کرنا چاہتی ہے۔ مگر آرمی چیف نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ چیف ایگزیکٹو وزیراعظم ہو گا۔ وزیر قانون نے بھی کہا تھا کہ کونسل بننے کے بعد صدر اب علامتی سربراہ نہیں رہے اور ان کی پوزیشن بدل گئی ہے۔ لیکن جنرل کرامت اسے عبوری انتظام قرار دے کر اس کی اہمیت کو کم کر رہے ہیں۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت بحال ہونے کی کوئی امید نہیں۔ ہم تین سال امریکی پالیسیوں پر عمل کرتے رہے۔ یہ پاکستان کا مقدر کیوں ہے؟ انہوں نے کہا کہ فاروق الحق کا بس چلے تو فیلڈ مارشل کی وردی پہن لیں ہم پر کریک ڈاؤن ہونے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر اور وزیراعظم مجھے لیکچر دیتے ہیں' نواز شریف' قاضی اور عمران کو چائے پر بلاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اقتدار میں آکر کسانوں پر ٹیکس ختم کر دیں گے۔ ہمارے دور میں آلو کی فصل کمال کی ہوئی۔ اب آلو تباہ اور کھاد کے نرخ زیادہ ہیں سابق وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان میں تمام پالیسیاں واشنگٹن کے ٹھیکہ دار بنا رہے ہیں۔ معین قریشی نے واشنگٹن کے ٹھیکیدار کے طور پر تین سال کے لئے معاہدے کئے جن پر عمل کرنا پڑا۔ اس کی بناء پر ہر ماہ قیمتیں بڑھتی رہیں۔ آخر یہ پاکستان کا مقدر کیوں بنا؟

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر نے لوٹے کا کردار ادا کیا۔ میں نے صدر سے پوچھا شکار پر 25 لاکھ کیوں خرچ کئے۔ بادشاہ نہ بنو۔ پھر مجھ پر الزام تراشیاں شروع کر دی گئیں۔ ضیاء الحق پیپلزپارٹی ختم نہ کر سکا۔ فاروق الحق کیا شے ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے احتساب کو تیز کرنے کے لئے احتساب آرڈی ننس میں تبدیلیاں کر دی ہیں۔ اب عام عدالت احتسابی ملزم کی ضمانت نہیں لے سکے گی۔ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ تین ججوں پر مشتمل بنچ' احتساب کے کیسوں کی سماعت کرے گا۔ چیف جسٹس مقدمات بنچوں کو بھیج سکے گا۔

○ وزارت خوراک کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں گندم کی قلت نہیں لاہور اور شیخوپورہ کی ملوں کے لئے خصوصی کوٹے کا اعلان کر دیا گیا ہے مارکیٹ میں فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 60 لاکھ ٹن اضافی گندم درآمد کی جارہی ہے۔

○ سپریم کورٹ نے سابق حکومت کی برطرفی کے خلاف دائر کردہ رٹ کی سماعت کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو کی یہ استدعا مسترد کر دی ہے کہ اس کیس کی سماعت کے لئے فل بنچ کی بجائے عدالت کی "فل کورٹ" تشکیل دی جائے۔ یہ درخواست زبانی پیش کی گئی تھی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ تحریری درخواست دیں۔ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ موکلہ نے زبانی درخواست دینے کو کہا ہے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ اگر فیصلہ 3- فروری سے پہلے لینا ہے تو خود کو محدود رکھیں۔

○ سپریم کورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل کی یہ زبانی درخواست بھی مسترد کر دی کہ صدارتی بیان میں جو قابل اعتراض الفاظ مثلاً "گوئبل" "ڈارلنگ آف ویسٹ" اور "بگڑا بچہ" ہیں وہ حذف کئے جائیں۔ لیکن عدالت نے یہ زبانی درخواست بھی مسترد کر دی۔ عدالت کے وکیل ڈاکٹر فاروق حسن نے کہا کہ درخواست گزار کا ماضی ہے کہ فیصلہ حق میں ہو تو درست ورنہ "چمک" کی بات کرتی ہیں۔ محترمہ کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ عدالت نے 6 ہفتے آٹھویں ترمیم پر لگا دئے۔ یقیناً یہ وقت کسی مقصد کے لئے استعمال کیا گیا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ صدارتی حکم جائز ثابت کرنے کے لئے صدر نے ہزاروں کاغذات پر مشتمل جو دستاویزات پیش کی ہیں وہ درست نہیں۔ کم از کم دو حلف نامے جعلی ہیں۔ انہوں نے اپنے دلائل میں کہا کہ صدارتی حکم نامہ عداوت پر مبنی ہے بے نظیر نے مرتضیٰ کیس میں فوج کو ملوث نہیں کیا۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ جب تک وزیراعظم کو اکثریت حاصل ہے اسے ہٹایا نہیں جاسکتا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے انتخابی دورے ملتوی کر دیئے ہیں وہ اپنی درخواست کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ میں حاضر رہیں گی۔

○ برطانوی وزیراعظم جان میجر نے کہا ہے کہ انہیں 3- فروری کو منصفانہ انتخابات کا یقین ہے۔ صدر لغاری نے کہا کہ الیکشن کے موقع پر برطانیہ سمیت دنیا بھر کے مبصرین کا خیر مقدم کریں گے۔ شفاف اور آزادانہ انتخابات کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے برطانیہ کے مثبت اقدامات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

○ پیپلزپارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق احمد نے پی ٹی وی پر محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن کے طرز وکالت کے خلاف مہم کو افسوسناک قرار دیا ہے۔

○ مسٹر حنیف رامے نے کہا ہے کہ نواز شریف کا کشکول توڑنے کا دعویٰ غلط ہے۔ مسلم لیگی رہنما میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ وہ غیرملکی اداروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری پر مائل کر سکیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ الیکشن ملتوی نہیں ہوں گے۔ نہ کسی خفیہ معاہدے کی ضرورت ہے۔ شیر کے سامنے لومڑی یا گیدڑ کی نہیں چلے گی۔ سیاسی مولویوں کے اسلام کو نہیں مانتا ایسے لوگوں نے اسلام کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ انتخابات میں یہودیوں کے ایجنٹ منہ کی کھائیں گے۔ 1993ء میں جھرلو پھرا۔ اس مرتبہ ہمارے امیدوار مخالفوں کی ضمانتیں ضبط کرا دیں گے۔

○ میاں نواز شریف کے جلسوں میں نعرے لگائے گئے۔ میاں آئے گا۔ اپنے ساتھ روٹی لائے گا۔

○ میاں نواز شریف نے برطانوی وزیراعظم جان میجر سے ملاقات کی۔

○ اہم شخصیات کے قتل کے منصوبہ میں بھارتی خفیہ ادارے "را" کے دو تخریب کار گرفتار کر لئے گئے۔ دونوں تخریب کار فرقہ وارانہ فسادات اور قتل کا ٹارگٹ لے کر سیز فائر لائن عبور کر رہے تھے۔

○ آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے حق میں فیصلہ آنے سے اب بے نظیر کے حق میں فیصلہ آنے کا امکان کم ہو گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ایمرجنسی لگا کر تحریک احتساب کو ناکام بنانے کی سازش ہو رہی ہے۔ پہلے بددیانت نگران مسلط کیے گئے۔ اب کٹھ پتلی حکومت بنانے کی سازش ہو رہی ہے۔

○ صدر مملکت کے بیٹے نے اپنے سیاسی مخالف مسلم لیگی امیدوار ذوالفقار کھوسہ کے خلاف درخواست دی ہے کہ کھوسہ زرعی ترقیاتی بینک کے نادہندہ ہیں۔ ریٹرننگ افسر سے حقائق چھپا کر آئینی خلاف ورزی کی ہے لہٰذا انہیں الیکشن لڑنے کے نااہل قرار دیا جائے۔

○ نگران حکومت نے عالمی بینک کے دباؤ پر بجلی' پانی اور گیس کے نرخوں میں اضافہ کا سلسلہ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ 14 سے 20- جنوری تک حکومت کی بحالی کے بارے میں بے نظیر جو مرضی آئے کہتی رہیں۔ ہم فیصلہ میرٹ پر کریں گے۔ ہم اپنے فیصلوں کے بارے میں کسی کو قبل از وقت اعتماد میں نہیں لیتے۔ عوام کی اکثریت احتساب چاہتی ہے۔ لیکن اسے کامیاب بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سابق امیر ضلع اٹک کا جسد خاکی 16- جنوری 97ء بروز جمعرات صبح 11 بجے دارالضیافت میں پہنچ جائے گا اور جنازہ بیت اقصیٰ میں بعد جمعہ ہو گا۔

بہتر تشخیص ○ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ○ مناسب علاج
فون: 3391 (0438)
ناصر کلینک مین بازار حافظ آباد
ہر قسم کے امراض مثلاً اٹھراء اولاد کا نہ ہونا (بانجھ پن، حمل کا گر جانا) نرینہ اولاد کی خواہش۔ ورم۔ لیکوریا۔ ایام کی بے قاعدگی۔ گردہ۔ مثانہ پتے کی پتھری اور بچوں کے امراض کی شافی علاج گاہ۔

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دکان: 211584